49015 ـ مقروض سے قرض خواہ كا ہديہ قبول كرنے كا حكم

سوال

مجھ سے ايك شخص نے كچھ رقم بطور قرض لى، اور قرض كى ادائيگى سے قبل مجھے كوئى چيز بطور ہديہ دى، ميرے ليے اس ہديہ كو قبول كرنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو اس شخص كى عادت تھى كہ وہ آپ سے قرض حاصل كرنے سے قبل بھى آپ كو ہديہ وغيرہ ديا كرتا تھا، مثلا وہ آپ كو دوست يا رشتہ دار وغيرہ تھا تو اس ہديہ كو قبول كرنے ميں كوئى حرج نہيں، كيونكہ يہ قرض كے باعث نہيں ہے.

ليكن اگر آپ كو ہديہ دينا اس شخص كى عادت ميں شامل نہيں تھا تو پھر آپ كے ليے يہ ہديہ قبول كرنا جائز نہيں، كيونكہ ہو سكتا ہے يہ قرض كى بنا پر ہو، اور اگر آپ اس صورت ميں ہديہ قبول كرتے ہيں تو يہ تو آپ سودى معاملہ ميں پڑ جائينگے اور يہ سود بن سكتا ہے، كيونكہ قاعدہ اور اصول يہ ہےكہ:

" جو قرض بھى نفع لائے وہ سود ہے "

اور يہ قرض آپ كے ليے نفع كھينچ لايا ہے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (30842) اور (39505) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

اور اس ليے بھى كہ ہو سكتا ہے اس نے يہ ہديہ اس ليے ديا ہو كہ وہ آپ سے اور مہلت اور وقت مانگنا چاہتا ہو، اور يہ بھى سود ہے.

اس كى دليل سنن ابن ماجہ كى روايت كردہ حديث ہے: يحى بن ابى اسحق بيان كرتے ہيں كہ ميں نے نے انس بن ماكل رضى اللہ تعالى عنہ سے دريافت كيا كہ:

ہم ميں سے ايك شخص كسى دوسرے كو بطور قرض مال دے اور اسے ہديہ ديا جائے؟

تو انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تم میں سے کوئی شخص دے تو اسے ہدیہ دیا جائے، یا پھر اسے جانور پر سواری کرائی جائے تو وہ نہ تو اس جانور پر سوار ہو، اور نہ ہی ہدیہ قبول کرے، لیکن اگر ان کے مابین اس سے قبل اس کی عادت ہو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2432)، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے " الفتاوی الکبری (6 / 159) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ابن سیرین رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کو دس ہزار درہم قرض دیے تو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی زمین کا پھل انہیں بطور ہدیہ دیا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو واپس کردیا، اوراسے قبول نہ کیا، تو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے:

اہل مدینہ کو علم ہے کہ میرا پھل سب سے بہتر اور اچھا ہوتا ہے، اور ہمیں اس کی ضرورت نہیں، تو آپ نے ہمارا ہدیہ قبول کیوں نہیں کیا ؟

تو پھر انہوں نے اس کے بعد انہیں ہدیہ دیا تو انہوں نے اسے قبول کر لیا "

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ہدیہ رد اس لیے کیا کہ انہیں یہ خیال آیا کہ کہیں یہ ہدیہ قرض کی بنا پر نہ ہو، لیکن جب انہیں یہ یقین ہوا کہ یہ قرض کی بنا پر نہیں تو انہوں نے ہدیہ قبول کر لیا، اور مقروض شخص کا ہدیہ قبول کرنے کے نزاح میں یہ فیصلہ ہے. اھـ

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری میں ابو بردہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں:

" میں مدینہ آیا تو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے ملا تو انہوں نے مجھے کہا: آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود بہت زیادہ عام ہے جب آپ کا کسی شخص پر حق ہو اور وہ تجھے بھوسہ، یا جویا یا جانوروں کا چارہ بھی بطور ہدیہ دے تو اسے نہ لو، کیونکہ وہ سود ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3814).

" القت " جانوروں کے کھانے کی ایک بوٹی ہے.

اس طرح کی کلام کئی ایك صحابہ کرام سے ثابت ہے، ابن قیم رحمہ اللہ تعالی " اعلام الموقعین " میں کہتے ہیں:

" ان صحابہ کرام میں سے کئی ایك مثلا ابی بن کعب، ابن مسعود اور عبد اللہ بن سلام، اور ابن عمر، اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے بیان کیا جا چکا ہے کہ انہوں نے مقروض شخص کا ہدیہ قبول نہیں کیا، اور اسے قبول کرنا سود قرار دیا ہے " اھـ

دیکھیں: اعلام الموقعین (3 / 136).

اور امام شوکانی رحمہ اللہ " نیل الاوطار " میں کہتے ہیں:

" حاصل یہ ہوا کہ اگر تو ہدیہ یا عاریہ قرض میں اور مہلت لینے اور وقت زیادہ کرنے کے لیے ہو، یا قرض خواہ کے لیے بطور رشوت ہو، یا قرض خواہ کو قرض کے بدلے نفع دینے کے لیے ہو تو یہ حرام ہے؛ کیونکہ یہ سود اور رشوت کی ایك قسم میں سے ہے.

اور اگر مقروض اور قرض خواہ کی عادت میں سے ہو کہ وہ اس قرض سے قبل بھی ایك دوسرے کو ہدیہ دیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر یہ اصلا یہ اس غرض سے نہیں تو ظاہر یہی ہے کہ اسے قبول نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اس کی ممانعت مطلقا ہے " اھـ

دیکھیں: نیل الاوطار (6 / 257).

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ مقروض شخص کا ہدیہ قرض خواہ کے لیے قبول کرنا جائز ہے، لیکن اسے واپس کرنا افضل ہے، اور یہی تقوی ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام کا طریقہ زیادہ اس لائق ہے کہ اس پر عمل کیا جائے " اھـ

دیکھیں: اعلام الموقعین (3 / 136).

اگر آپ یہ کہیں کہ:

کیا ہدیہ رد کرنے کے علاوہ اور بھی کئی حل ہے، اور سود میں واقع ہونے کے علاوہ اور بھی کچھ ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

جی ہاں، اگر آپ اسے رد کرنے سے انکار کریں، اور ضرور قبول کرنا چاہیں تو پھر آپ کے سامنے دو چیزیں ہیں ان میں سے جو چاہیں اسے اختیار کریں:

یا تو اسے اسی طرح کا ہدیہ دیں یا اس سے بھی بہتر اور اچھا، یا پھر اسے قرض میں شامل کریں، تو اس کی قیمت قرض میں سے کم کر کے ہدیہ کے مالك سے اتنا قرض کم واپس لیں.

سعید بن منصور اپنی سنن میں بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس ایك شخص آیا اور کہنے لگا:

میں نے بغیر کسی تعارف کے ایك شخص کو قرض دیا، تو اس نے مجھے کچھ ہدیہ دیا، تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے:

" اسے اس کا ہدیہ واپس کردو، یا اسے قرض میں سے شامل کرلو"

اور سعید بن منصور ہی بیان کرتے ہیں کہ سالم بن ابی جعد نے بیان کیا: ایك شخص ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا:

میں نے ایك مچھلی فروض شخص کو بیس درہم قرض دیے، تو اس نے مجھے ایك مچھلی ہدیہ دی، تو میں نے اس کی قیمت لگوائی تو وہ تیرہ درہم تھی، تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے: اس سے سات درہم لے لو " اھـ

دیکھیں: المجموع الفتاوی الکبری ابن تیمیہ (6 / 159).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر کوئی کہنے والا کہے:

جب یہ مسئلہ حرام ہے تو اسے اصل پر کیوں نہیں لوٹایا جاتا ؟

تو ہم کہینگے: اس لیے کہ ہو سکتا ہے اسے حیاء اور شرم روك دے اور رد کرنے سے ہدیہ دینے والے کا دل ٹوٹ جائے، تو ہم کہتے ہیں:

اسے لے لو، اور اسے اتنا یا اس سے بھی زیادہ بدلہ دینے کی نیت کرلو، یا اس کی قیمت قرض میں شامل کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں " اھـ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: الشرح الممتع (9 / 61).

اوپر جو حرمت بیان ہوئی ہے وہ اس وقت ہے جب قرض کی ادائیگی سے قبل ہدیہ دیا جائے، اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہدیہ دیا گیا ہو تو اسے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر ادائیگی کے بعد تھوڑا یا زیادہ ہدیہ دیا جائے تو یہ جائز ہے " اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (9 / 59).

مزید تفصیل کے لیے آپ المغنی ابن قدامہ (6 / 437) اور الشرح الممتع (9 / 59 ـ 61) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .